

ناول: تم نورِ دل ہو

کتاب نگری اسپیشل

ایس مروہ مرزا

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

(13- تیرھویں قسط) Kitab Nagri

آج کی ساری رات ان چاروں نے خوب مستی اور گھومنے کا ماحول فراہم کیا تھا۔ بکے ارادے کو تکمیل بھی سوچنی تھی۔

ٹھٹھرتی سخت سردی کے باوجود وہ کت پناہ جھیل کی لطف انگیزی لینے آن پہنچے، وہاں کچھ اور نئے کپلز ہارنی کیو کا ماحول بنائے اپنے اپنے مسکراتے چہروں کے ساتھ ہنس رہے تھے۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

جانشہ کو یہ خوبصورتی نا جانے کیوں آج دگنی محسوس ہوئی، کیونکہ پہلو میں دلنشن سا محرم آباد تھا جو گاہے بگاہے اسے نرم نگاہوں کی بے خودی سے دیکھتا جا رہا تھا۔

اور پھر جب نظر زندگی سے بھرے اس پیارے اور عزیز اسامی آدم کے کپل پر جاتی تو اپنی خوشی مزید بڑھ جاتی۔

کوہ قراقرم کی بلند و بالا پہاڑیوں اور پہاڑوں کے دلفریب منظر آنکھوں کو مزید فرحت دیتے، وہ سکر دو کی رات زیادہ حسین محسوس کرتی تھی۔

جیسے قدرت الگ ہی نور سوئپ دیتا تھا، یہ واقعی جانشہ کے لیے ایک جنت نظیر وادی جیسا سماں تھا، سرسبز و شاداب پہاڑوں سے آراستہ حسین مرغزاروں سے بچی، نیلے پانی میں بہتی ہوئی، خوشبوؤں سے معطر جھیل، اور جھیل کے پار پہاڑوں کی حسین چوٹیاں اور کہر میں ڈوبا پورا چاند اور اسکی بد بانی سی چاندنی، اور وہ گواہ تھی جیسی حسن یہاں رات ہے ویسا ہی دن چڑھتا ہے۔
www.kitabnagri.com

زرد سا سورج جب افشاں ہوتا تو ابرق، سنہری اور دل پسندی روشنی پھیل جاتی۔

جانشہ اس حسن کے جادو سے اپنے ہاتھ کو شمائل کے گرم ہاتھ میں محسوس کرنے پر نکلی جو اسکی سردی سے سرخ پڑتی ناک دیکھ کر ہی اسکا ہاتھ کپڑ چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آدم اور اسادری تو کچھ فاصلے پر کھڑے جھیل کو دیکھ رہے تھے، آدم نے اپنی دوسری جیکٹ اسادری کو پہنا رکھی تھی۔

"کبھی کبھی لگتا ہے یہ کوئی خواب ہے، خواب نگری ہے۔۔۔۔۔ یہ پھول، خوشبوئیں، جگنو اور تتلیاں سب خیالی ہیں لیکن جب آپکا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہوتا ہے تو سب سچ لگنے لگتا ہے، کھر اور ایک دم اصلی"

اپنے چہرے کی سمت نظر لگا دینے کی شدت سے مکی شائیل کی سرور اور وارفتگی میں لپٹی آنکھیں دیکھتی وہ نرم سے آواز میں بولی تھی، اسکا یقین مقابل نے اتر کر قبول کیا تھا۔

"یہ سب نہ خواب ہے نہ کبھی خواب ہوگا، یہ جیتا جاتا حسن کبھی کم نہیں ہوگا"

سرور اور بے خودی کی جگہ نرمی اور یقین نے لی تو جائشہ کتنی ہی دیر شائیل کو دیکھتی چلی گئی، وہ سنجیدہ اور محبت سے بھرا ہوا زیادہ ظالم لگتا تھا۔

"اگر ان پہاڑوں سے اترتی دھند نے راستے بھی دھندلا دیے، منزلیں چھپا دیں۔ جیسے بادلوں نے آسمان ڈھک کر ستارے اور چاند کو چھپا دیا ویسے محبت اور اعتبار چھپ گیا تو کیا کریں گے آپ؟"

ناجانے جائشہ کس رو میں تھی کہ اسکا دل نہ صرف یہ پوچھتے گھر یا بلکے شائیل بھی اسکے سوال میں کہیں الجھ گیا۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"ان باتوں میں الجھا کر تم یہ مت سمجھنا کہ کل کی سختی سے بچ نکلو گی جائشہ۔۔۔۔ تمہارا یہ جواب اسکے بعد دوں کا"

اپنی ذہنی رو بہکتی پائے وہ خود ہی ذو معنی ہوئے بات بدل گیا اور جائشہ کا توکل کا سوچ کر ہی چہرہ اٹار ہوا، اور پھر شائیل کا اسکے ہاتھ کو دھیرے سے لبوں تک لا کر چومتے ہوئے آنکھ مارنا جائشہ کی مزید ہستی ہلا گیا۔ اس مرمیوں وجود والی کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی۔

یہ تو بھلا ہو آدم اور اسادری کا خود ان کی سمت لپک آئے، تینوں نے یہ دلفریب سی رات وہیں مہمان کپلز کے ساتھ باربی کیو میں شرکت کیے گزاری۔

کئی پہاڑ اور کئی حسن کے قصے سنے، کئی لمبے چاروں نے ایک ساتھ گزارے، پھر انہی کپلز میں سے ایک بندہ نہ صرف اچھا گاتا تھا بلکہ ستار بجانے کا بھی شوقین تھا۔

جھیل کنارے جلتی لکڑیوں کے گرد دائرہ بنا کر بیٹھے مہین چلے، اس ٹھنڈک اور خاموش سی دلکشی سے لطف اندوز ہوتے رہے

ستار کی مدھردھنوں پر ہر ایک دل مچلا، پھر بلتی، اردو اور پنجابی میں گائے کئی لوک گیتوں نے وہ سیاہ رات جلت رنگ کر دی۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

یہ رات آدم، اسواری، جائشہ اور شائیل کی یادگار ترین راتوں میں سے ایک تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملن اتنا جلد اور جذباتیت سے بھرا تھا کہ وہ اس دلفریب صبح کا سارا نور چہرے پر سجائے سنگار میز کے سامنے کھڑی اکیلے ہی مسکراتی ہوئی ہلش کر رہی تھی، خیام منصور نے خود پر لگے کجوسی کے ناصر ف ریکارڈ توڑے بلکہ نضی سی اسوہ کو ہانک کر چھوڑا۔

آج موسم دیسے ہی عاشقانہ، خزیلا اور دل موہ لیتا حسین تھا، بادلوں نے سورج کی کوئی کرن زمین پر پہنچنے کا ہر رستہ بند کر دیا تھا۔

آج ولیمہ تھا اور بیوٹیشن کے بجائے اسوہ نے خود ہی تیار ہونے کا کہا تھا، کچھ دیر میں باقی سب بھی پہنچنے والے تھے اور رات ہی اسوہ اور خیام کی ملائشیا کی فلائیٹ تھی، بقول خیام کے وہ بھول کر بھی ہنی مون ڈیلے نہیں کر سکتا کیونکہ آگے نہ تو وقت ملنا تھا نہ موقع۔

جہاں خیام کا کراچی کا بزنس تھا وہیں اسوہ اور جلائشہ کی مشترکہ بوتیک تھی تو لگے ہاتھوں یہ فرقہ بھی سرانجام دے دیا گیا۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ شاید فریش ہو رہا تھا، بھاری تو نہیں مگر ہلکے پھلکے کام والا خوبصورت سا ویسے کا جانشہ کی سمت سے ڈرائزن کیا شرارہ پہنے وہ آفت سے بڑی آفت لگ رہی تھی، دوپٹہ ابھی ہیڈ پر تھا وہ اپنے بالوں میں برش پھیرتی بلش کرتی کرتی تب صدمے میں غرق ہوئی جب خیام نے چپکے سے نہ صرف پشت سے ہاتھوں میں سمو یا بلکے اسکی گال چومتا اپنے نم نم بھیگے چہرے سے ٹھنڈک پہنچائے شریر سام کا یا۔

وہ تو چھوٹی موٹی سی معلوم ہوئی، اور وہ کیا بتاتا آج کہ کتنا مکمل ہو گیا ہے۔

"ویسے کی بہت جلدی نہیں تمہیں اسوہ، او آئی سی۔۔۔۔۔ بنی مون کی ہے۔۔۔۔۔ ہائے داوے اتنی جوجھ کر تم میری پھر سے نیت خراب کر رہی ہو"

ٹھوڑی اسوہ کے شانے پر لکائے اپنی ہوش و لگائی نظریں آئینے سے اسوہ پر ڈالتا وہ اس بار اسوہ کو اتنا ناٹ بھینچ گیا کہ وہ اس ظلم پر اسے بے بسی سے گھور کر رہ گئی۔

"مجھے پہلے ہی بہت بے حال کر دیا یا، پلیز ایسا مت کہو میں نے روتے پیچھے جانا"

شرمیلیں سا چہرہ فوری اسکی گرفت سے نکل کر بے بس کرتی وہ اس کے سینے میں سٹ گئی، اور وہ جانتا تھا بہت زیادہ ہی خراب ہے، تبھی ہنستا ہوا اسکی سہمی شکل پر اسوہ کو خفا کر گیا۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

باوجود یہ نمی وہ بھی ایک ویسے کی دلہن کی آنکھوں میں بالکل ان فٹ ہے ----- اب تم صرف مسکراؤ گی، اور میں وجہ بنوں گا تمہاری خوشیوں کی "

اسوہ کی نم سی آنکھیں بہت پیار سے جذب کرتا اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرے وہ اسکی پیشانی پر شدت پسند مہر چاہت درج کرتا اسے سمجھاتا بہت پیارا لگا، اور زرا سی وہ سنبھل کر مسکرا کیادی کہ جناب نے ایک سیکنڈ نہ لگایا بے خودی سے بکھنے میں۔

نیام منصور کی بیتیاہوں سے ہانپ اٹھتی وہ اسے سینے پر دباؤ ڈالے زرا سا فاصلہ بنا پائی تو جن نظروں سے وہ اسے تاز رہا تھا یہ اسوہ کا چہرہ شرم سے سرخ کر گیا۔

وہ اپنی سانسوں کے زیر و بم کے سنگ شریں سامہ کی اسے سینے میں چھپ گئی اور جناب نے بھی پورے دل سے دونوں بازو گرد ہاندھ کر پیار کا سمندر جاری کیا۔

دونوں کا ایک خوبصورت ساتھ شروع تھا، ولیمہ بھی شاندار اور شاہی طرز کا تھا اور شام تک سب نے دونوں کو رخصت کرنے کے بعد ہی اپنے اپنے گھروں کی راہ لی۔

خود منصور صاحب کی جاب تھی کراچی میں تھی وہ بھی ان دونوں کے ساتھ ہی نکل گئے تھے۔

_____ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ _____

جانشہ، شامل، آدم اور اسوری جب تک واپس مینشن پہنچے تب تک آٹھ بج چکے تھے اور جاتے ہی ارسلان اور ربیعہ کی غیر متوقع آمد پر آدم اور اسوری کے ساتھ ساتھ شامل اور جانشہ بھی تھوڑے فکر مند ہوئے۔

آج ارسلان کو خود ناہید بیگم نے بلوایا تھا، اس سے زیادہ وہ آدم اور اسوری کے رشتے کی سچائی اس سے نہیں چھپانا چاہتی تھیں تبھی آج کا ذرا انہوں نے سیشل رکھا تھا۔

آدم تو دادو کے سنجیدہ تاثرات سے معاملے کی ناز کی سمجھ چکا تھا اور خود ارسلان بھی یوں سنجیدہ ماحول پر تھوڑے فکر مند تھے۔

ربیعہ کو انہوں نے اس لیے بھی ساتھ بلوایا تھا کہ وہ اپنے فیصلے سے اپنے بابا کو آگاہ کر سکے جو اس نے آدم کو بتا رکھا تھا، چونکہ ربیعہ اس سچائی سے پہلے ہی واقف تھی اس لیے ناہید بیگم کو بھی تھوڑی تسلی اور پورا یقین تھا کہ وہ ارسلان بیٹے کو قائل کر کے اپنی کوتاہی کی معافی بھی حاصل کر لیں گی۔

جہاں ماہین، شمن اور آٹمہ بوارات کے شاہی کھانے کا انتظام دیکھ رہی تھیں وہیں گھر کے مین سنگ ایئر یا میں باقی سب براہمان تھے، جتنی فکر مند ناہید بیگم تھیں اتنے ہی صالح اور مختار تھے اور اب تو آدم کے ماتھے پر بھی شکنیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ماحول میں پھیلی عجیب سی خاموشی چھائی تھی جسے خود ناہید بیگم نے ہی ختم کرنے کا فیصلہ لیا۔

"مجھے لگتا ہے آپ مجھ سے کوئی خاص بات کرنا چاہتی ہیں تائی جان، سب کے چہرے بھی خاصے سنجیدہ ہیں۔ ان شاء اللہ سب خیریت ہو گی"

ارسلان جو کافی دیر سے سب کے خاموش چہروں کو بڑی گہرائی سے جانچ رہے تھے، ناہید بیگم سے پہلے ہی بول پڑے۔

جائشہ اور اسادری بھی کچن میں چلی گئیں، بس ربیعہ وہیں تھی کیونکہ اسکا ہونا وہاں اہم تھا، وہ آدم کے چہرے کی الجھن دیکھ کر اسے آنکھوں ہی آنکھوں سے تسلی دے رہی تھی جیسے یہ کہہ رہی ہو کہ وہ کچھ بگھڑنے نہیں دے گی۔

"ایسا ہی سمجھ لو میرے بچے، آج یہ جو ہم جمع ہوئے ہیں اسکا مقصد مل بیٹھ کر دکھ سکھ بانٹنے کے علاوہ ایک ایسی سچائی کا تم تک پہنچانا بھی ہے جو شاید نہیں یقیناً تمہیں براہم کر دے گی مجھ سے"

بناتمہید باندھے ہی ناہید بیگم نے متحس سے ارسلان کی سمت دیکھا جس نے انکی آنکھوں میں واقع استعجاب اترنا، وہ واقعی سمجھ نہ سکے۔

"آپ میری ماں جیسی ہیں، بھلا میری جرت کیسے ہو سکتی ہے کہ آپ پر براہم ہو سکوں۔۔۔۔۔"

Posted On Kitab Nagri

لجہ نرم اور مودب کیے وہ اس برہم ہونے کی نفی کر گئے، شامل، آدم، مختار اور صالح کے چہرے پر مکمل سنجیدگی کا راج تھا، اور ربیعہ بھی ویسا ہی تاثر لیے ہوئے تھی۔

"ایسا ہوا ہے مجھ سے، شاید میں نے خود غرضی میں آکر اپنے بچے کی خوشی کے آگے یہ نا انصافی کی تم سے۔۔۔۔۔ میں جانتی ہوں تم اس پر مجھ سے ناراض ہو جاؤ گے، لیکن بس ایک درخواست ہے کہ اس ماں کی حالت سمجھنے کی کوشش کرنے کے بعد فیصلہ لینا"

وہ شدید الجھن آمیز انداز میں تائی جان کی اس بات پر کبھی انکو کبھی باقی سکے چہروں کو دیکھ رہے تھے، اب تو دل بھی ڈرا ہوا محسوس ہوا تھا۔

"آپ کھل کر بتائیں تائی جان، پلیز"

سوالیہ نظروں اور جھلے پر ناہید بیگم نے سرد سی سانس بھرے انکو دیکھا جو جانے کو شدت سے بیقرار تھے۔

"دراصل آدم۔۔۔۔۔ وہ اسادری کو چاہتا تھا، اس روایت اور اس کے سنگ جڑے فیصلے نے اسکی خوشیاں اچک لیں اور میں نے بنا تمہیں بتائے اور پوچھے اسکی خوشی اسکی جھولی میں ڈال دی۔۔۔۔۔ آدم اور اسادری بھی ایک دوسرے کے نکاح میں ہیں اور یہی نہیں وہ میرے آدم کے بچے کی ماں بننے والی ہے"

Posted On Kitab Nagri

ایک ناگہانی سی سچائی جو ارسلان صدیقی کے چہرے کی ہوائیاں آڑا گئی، خود یہ دوسرا انکشاف ربیعہ کے دل پر کوڑے سا برسا۔

کتنی ہی دیر وہاں قبرستان اطاری رہا اور جڑے بھینچ کر اپنا غصہ اور دکھ جذب کرتے ارسلان اٹھ کھڑے ہوئے، انکی آنکھوں کی سرد مہری اور اس نا انصافی پر سرخ ہوتی آنکھیں وہاں موجود ہر فرد کی ہستی ہلا گئی۔

ارسلان نے اس سے پہلے کچھ کہنے کو لب کشائی کرنی چاہی جب ربیعہ نہ صرف اٹھی بلکہ اٹھ کر سخت ہکان سے بابا کا ہاتھ تھامے انھیں پھٹ پڑنے سے روک گئی۔

"میں جانتی ہوں یہ سچائی، کچھ بھی کہنے سے پہلے میری بات سن لیں باباجان۔ آدم نے مجھے یہ سچائی بتائی تھی، اور مجھے کہا تھا کہ میں جو فیصلہ لوں وہی حرف آخر ہو گا۔۔۔۔۔ آپکی بیٹی نے خود ان سے دوری کے بجائے انکا ساتھ مانگا۔۔۔۔۔ باباجان میں نہیں جانتی کب میرے دل میں انکی محبت سمودی اللہ نے، اور یقین کریں مجھے بالکل بھی انکی پہلی شادی کا کوئی دکھ محسوس نہ ہوا۔ میں نے خود چنا آدم صمدی کی کو، اگر آپکو غصہ کرنا ہے تو مجھ پر کر لیں۔۔۔۔۔ کیونکہ میں جانتی ہوں میرے بابا کبھی نا انصافی نہیں کر سکتے، محبت کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں آپ۔۔۔۔۔ جیسے اسادری انکی محبت ہے ویسے یہ میری ہیں۔ میں جانتی ہوں آپ کو میرے لیے تکلیف ہوئی، کہ میں ایک ایسے انسان سے جڑی جو بنا ہوا ہے لیکن آپ یہ بھی تو دیکھیں کہ آپکی بیٹی نے جو چاہا اسے ملا۔۔۔۔۔ آدم

Posted On Kitab Nagri

مجھے میرے جسے کانہ صرف مقام دیں گے بلکہ ہر وہ خوشی بھی مہیا کریں گے جو میرا حق ہے۔۔۔۔۔ باقی آپکا ہر فیصلہ میری سر آنکھوں پر"

سب اپنی جگہ تھم گئے، خود ناہید بیگم کی آنکھوں میں نمی اتر آئی، آدم گنگ سارہ گیا، ربیعہ نے ان سب کا پردہ رکھ لیا، سارا الزام وہ خود پر لے کر ناہید بیگم اور آدم دونوں کو سر خرودہ کر گئی، آج واقعی اس نے اپنی محبت کا ثبوت دے دیا تھا، اپنی محبت کا پردہ رکھ کر۔

کیونکہ آدم نے اسے یہ سچائی نکاح کے بعد بتائی تھی جو ربیعہ بہت مہارت سے چھپا گئی، ارسلان صاحب کو تو چپ سی لگ گئی، زبان رہن ہو گئی۔

آزردگی سے ربیعہ کا چہرہ دیکھتے وہ افسردہ تھے، اب کیا کہیں انکو سمجھ ہی نہ آئی۔

ناہید بیگم نے آگے بڑھ کر ناصر ربیعہ کو اپنے سینے میں سمو یا بلکہ الگ کرتے ہی اسکا بخت والا ماتھا چومے آنکھوں ہی آنکھوں سے اسکی شکر گزار ہوئیں اور وہ تو بالکل آدم کے عشق میں ڈوبی ہیر بن گئی، آدم کے دل میں اسکا مقام کچھ بلند ضرور ہوا۔

"کیا کہوں اب۔۔۔۔۔ جب میری بیٹی یہ ستم خود پر ڈھا چکی ہے۔۔۔۔۔ لیکن مجھے اچھا نہیں لگا۔۔۔۔۔ میری ربیعہ کسی سے کم نہیں۔۔۔۔۔"

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ارسلان کا لہجہ واقع برہم تھا اور رہجہ کی دریادی پر انکو غصہ بھی تھا۔

"قسمت کے فیصلوں کا اختیار ہمارے ہاتھ نہیں ہوا کرتا ارسلان، یہ رشتہ بھی اللہ نے بنایا ہے۔ تم یہ دیکھو کہ آدم نے محبت پانے کے بعد بھی اپنی ذمہ داری سے منہ نہیں موڑا اور اس بات کی گارنٹی تو میں دیتا ہوں کہ میرا یہ شیر تمہاری رہجہ سے نا انصافی کا سوچے گا بھی نہیں۔ یہ یاد رکھو کہ اسکی پرورش میں وفاداری ہوئی ہے۔ دل صاف کر لو۔ ہم سب شرمندہ ہیں تمہیں یہ سب یوں پتا چلا، میں خود بیٹی کا باپ ہوں، تمہارا درد سمجھتا ہوں لیکن جب تینوں بچے خوش اور راضی ہیں، ایک دوسرے کو مان اور اعتبار سونپ چکے ہیں تو ہم سب کو بھی انکے اس اصول رشتے کو دل و جان سے تسلیم کر لینا چاہیے"

ماحول کی یاسیت کم کرنے کو اس بار مختار صاحب نہ صرف آگے آئے بلکہ ارسلان کے کندھے تھامے بہت رسان سے توجیح پیش کی، مگر ارسلان صاحب کا دل بہت رنجیدہ تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہم۔۔۔ لیکن"

ارسلان صاحب کا دل کسی صورت چین نہ پا۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن کیا میرے بھائی۔۔۔ بھروسہ رکھنا ہو گا۔ ربیعہ کو اس حویلی میں آدم کی بیوی اور اس حویلی کی بہو کا ہر سکھ ملے گا۔ ربیعہ اور اس اوری دونوں ہی بہت پاکیزہ دل کی مالک ہیں، اور یقین مانو یہ ہمارے آدم کا انعام ہی ہے۔۔۔۔۔ فکریں اور پریشانیاں رفع کرو وید"

صالح نے بھی اپنا حصہ ڈالا، دانستہ ہلکا بھلا کا انداز اپنا کر وہ ماحول کی کڑواہٹ کم کر گئے تھے۔

"میں بھی اپنے دل کے ہاتھوں بے بس تھا اکل، دادو کی کوئی غلطی نہیں انہوں نے بس آدم صدیقی کا بھرجول آباد کرنے کے لیے یہ کیا۔۔۔۔۔ جیسا سب کہہ رہے ہیں میں آپکی بیٹی کی محبت کی قدر کرتا ہوں اور اسے کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔ میری وجہ سے آپکا بھرجول دکھائیں اسکے لیے معافی چاہتا ہوں"

جہاں سب آدم کے لیے آواز بلند کیے میدان میں اترے وہیں خود اسے بھی لگا جیسے اب وہ بھی اپنی زبان کھولے اور واقعی اس کے یہ چند لفظ ارسلان کے دل کا بوجھ آدھا کر گئے، وہ آدم کے ہاتھ جوڑنے سے پہلے ہی اسے بڑھ کر گلے لگا گئے اور یہ منظر وہ تھا جب سب کی اداسی سے منور آنکھیں خوشی کی کرنوں سے جگمگاٹھیں۔

ساتھ ہی خواتین کی انٹری ہوئی اور سارے گلے شکوے یوں دور ہوئے جیسے دھل گئے ہوں۔

بھلے ارسلان صاحب ربیعہ کے لیے فکر مند تھے مگر تھوڑا اطمینان بھی نصیب ہوا۔

ناول: تم نو بردل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ناصر ف وہ اسوری کے سر پہ ہاتھ رکھ کر دعا دیے مسکرائے پکے انکو اولاد کی اس نعمت پر ڈھیروں مبارک دی،
آنمہ بوا اور گل خان بھی اپنی اسوری کے بخت والے مقدر پر جی اٹھے۔
بہت ہی شادی ڈنر کا انتظام کیا گیا تھا اور خوشی کی بات یہ تھی کہ سارے شکوے اور گلے بالکل ختم ہو گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارنٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔
www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

وہ حویلی کی مرکزی بالکونی میں بھرا سا کھڑا تھا، دونوں ہاتھ رینگ پر نیچے سپاٹ چہرہ لیے ہر احساس سے عاری سا
سامنے تاحد نگاہ پر پل پل بڑھتی تھریکی۔۔۔۔۔

کسی آہٹ نے آدم کو اپنے خیالات جھٹکنے پر مجبور کیا تو مز کر دیکھنے پر جیسے کچھ لمحے بولنے کے قابل نہ رہا، اسواری
نے ر ہیجہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا اور وہ مسکراتی ہوئی عین ہونق سے آدم تک پہنچے اپنے ہاتھ میں لیار ہیجہ کا ہاتھ بہت
دھیرے سے آدم کے ہاتھ میں دے چکی تھی۔

ر ہیجہ اور آدم نے ایک دوسرے کی سمت دیکھا اور اسواری نے ان دونوں کو، آج پہلی بار تھا کہ اسواری کو کوئی
جلن اور تکلیف نہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

جیسے آسمان سے کوئی انہو نا ضبط میسر آیا ہو، وہ اتنی باہمت کیسے ہو گئی تھی کہ خود آدم کے ہاتھ میں اپنی سوتن کا ہاتھ دے گئی اور ستم کہ آج اسواری کے چہرے کی تازگی کو دوام تھا۔

"ارسلان انکل کو چائے کے لیے روک لیا ہے، میں نے سوچا اب جب سارے معاملات درست ہو گئے ہیں تو آپ دونوں بھی تھوڑا وقت ایک دوسرے کو دیں۔ یہ مت سمجھیے گا آپ دونوں کہ مجھے کوئی بھی دکھ ہے بلکہ مجھے خوشی ہے۔ آدم نے محبت کی بھی ہے اور خود سے کرنے والی محبت کا مان بھی نبھایا ہے۔ آپ میرے لیے بھی بہت اہم ہیں ربیعہ آپنی۔ اس لیے میری وجہ سے کبھی بھی دل میلالت کرے گا"

اسواری جتنی پیاری صورت کی تھی اتنی ہی سیرت کی تھی۔ کا اندازہ ربیعہ کو آج ہو گیا تھا، جب آدم کی محبت اسواری نے اسے دل بڑا کیے قبول کیا تھا تو ربیعہ کیسے کوئی خلش دل مٹس لاتی۔

اسواری کا ہاتھ تھامے وہ پورے دل سے مشکور سامہ کائی مگر آدم چپ تھا، جیسے ان حالات سے ابھی بھی الجھا ہو۔ وہ اپنے سامنے اپنی دونوں بیویوں کو عنقریب سہیلیاں بننا دیکھ رہا تھا اور آج کے زمانے میں یہ ایک خام خیالی کے سوا کچھ نہ تھا۔

ایک تو دونوں اس پر جان تک فدا اور اب دونوں کے بیچ سوتن جیسا بھی کچھ نہ تھا، آدم نے بے ساختہ خاموشی نگاہ اسواری پر ڈالی جو اسے نثار ہوتے انداز سے دیکھ رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم واقعی قابل محبت ہو اسوری۔۔۔۔۔ مجھے رشک ہے تم پر کہ تم آدم کی محبت ہو۔۔۔۔۔ میں کبھی دل میلا نہیں کروں گی، اب تو ہر گز نہیں مجھے یہ پتا ہے کہ تم بھی انکی طرح میرے لیے اہم ہو گئی ہو اب سے"

ربیعہ کا بھی جوا بڑا پین اور خلوص اسوری کی مسکراہٹ گہری کر گیا اور وہ دونوں کو پیار اسادیکھتی پلٹ گئی۔

آدم کی نظروں نے جس بے تابی سے اسوری کا پیچھا کیا یہ ربیعہ دیکھ چکی تھی۔

"میں کبھی آپ سے وہ نہیں مانگوں گی آدم جو میرا نہیں، بلکہ آپ اسوری سے کبھی دور نہ ہوں یہ دعا کروں گی۔۔۔۔۔ وہ آپکو صاحب اولاد کرنے والی ہے۔۔۔۔۔ یقیناً اس کا درجہ مجھ سے کئی گنا ہے۔۔۔۔۔ لیکن مجھے خود تک آنے سے کبھی مت روکیے گا، آپ بھلے مجھ سے محبت نہ کریں۔۔۔۔۔ مجھے مت چاہیں مگر مجھ سے کوئی حق نہیں چھینے گا۔۔۔۔۔"

اسوری کے او جھل ہوتے ہی خود پر نگاہیں پڑتے ہی وہ جذب کی کیفیت میں سرشار سی اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتی اسکی آنکھوں میں جھانک کر بوئی جہاں تھکن تھی، جہاں صرف اسوری کا عکس تھا۔

"میں اسے دیکھتا ہوں تبھی مجھے سانس آتی ہے ربیعہ، ایک درخواست کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔۔ کبھی بھول کر بھی اس کے لیے دل میلا مت کرنا۔۔۔۔۔ وہ مجھ سے دور ہوئی تو آدم کسی اور کے لائق بھی نہیں رہے گا۔۔۔۔۔ آئی ایم ہیپ لس۔۔۔۔۔ چاہ کر بھی دوسری محبت نہیں ہوتی، محبت تو عقیدہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔ واحد

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

در----- اور در در مانتھائے والے تو منافق ہوتے ہیں----- میں کوشش کروں گا تمہارا ہر حق دینے کی لیکن
پلیز ربیعہ میرے حال پر رحم کرنا----- ایسا نہ ہو تمہارے دل کی کوئی آہ مجھ سے میری سانس چھین
لے-----"

اتنا کرب زدہ، اتنا سچا اور تکلیف میں لپٹا آدم اور آخر میں جس طرح وہ ربیعہ کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے می بھرے
سک سا اٹھایا ربیعہ کی دھڑکن روکنے کے مترادف تھا۔
اسے لگا جیسے وہ کھڑی کھڑی ہوا میں تحلیل ہو گئی ہے، اپنے مقام کی تکمیل سے پھر ویسی دوری پر چلی گئی جہاں سے
چلی تھی۔

اسے لگا آدم کے دامن اور دل میں اسکی تو کیا اسکے سائے کی بھی جگہ نہیں بچی، وہ واقعی اسواری کے بنا مر جانے کی
حد تک دیکھائی دے رہا تھا۔
کئی لمحے ربیعہ کچھ بولنے کے قابل نہ رہی، آنکھوں میں اللہ تعالیٰ شہنشاہ پر خود آدم کا دل اسے ملامت کر گیا جسے اپنی
سنگین بے رحمی کا احساس ہوا۔

"کاش محبت عقیدہ نہ ہوتی، دوسرے در تک جانے کی گنجائش ہوتی"

ربیعہ نے دلخراشی سے آدم کے اپنے چہرے پر دھڑے ہاتھ ہٹائے تو وہ بھی تلخ سا ہوا۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اس نے آدم کی آنکھوں میں اسادری کے لیے بہت خاص محبت دیکھی تھی، بڑی مقدس، متبرک قسم کی۔

جہاں دوسرا دوسرا سر اسر شرک تھا۔

"میں تمہیں دکھی کرنا نہیں چاہتا تھا، رومت"

ہاتھ دھیرے سے بڑھا کر بیچہ کے بے مول آنسو اپنی ہتھیلی پر چن کر انکا مول بڑھا گیا تھا اور وہ روتے روتے
شکستہ سام کاٹی تھی۔

آدم کے ہاتھ کو اپنے ملائم ہاتھ میں لیے عقیدت سے چوما تھا، جیسے بتانا چاہتی ہو کہ وہ بھی اسی عقیدے کو جی بھر
کر رونا چاہتی تھی۔

وہ بھی ایک اسی در کی فقیر بن گئی ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کہیں اور گئی تو منافق ہو جائے گی۔

آدم کا دل بھی اس پر لرزا تھا۔

"مجھے بے حد محبت نہ بھی ہوتی تب بھی آپ کے آگے میرا کوئی جہاں نہ تھا آدم۔۔۔۔۔ میں اس عقیدے کی

رمزیں بخوبی جانتی ہوں۔ آپ کو پریشان نہیں کروں گی یہ وعدہ ہے۔۔۔۔۔ آپ کو کسی امتحان کے سپرد نہیں کروں

Posted On Kitab Nagri

گی، میں آپکی آسانیوں میں معاون رہنا چاہوں گی۔۔۔۔۔ مجھے بس خود سے دوری کا زخم نہ دیتے گا۔۔۔۔۔ اس سے ٹوٹ جاؤں گی"

بقیہ دردناک لفظ جب اسکے آنسوؤں نے نگل لیے تو آدم نے آگے بڑھ کر بیچہ کو گلے لگانے کا سکھ سونپا اور جتنا زخمی انداز آدم کا تھا اتنی بے دردی سے وہ روئی تھی، جیسے یہ واحد پناہ گاہ ہو اپنی بے بسی پر ماتم کے لیے۔۔۔۔۔ وہ اسکی پشت تھپکنے لگا، جیسے اسکے سوا کوئی اور مہربانی نہ کر سکتا ہو۔

"مجھے گنہگار مت کرو رو کر بیچہ، تمہارے آنسو میری مشکل بن گئے تو کیا ہوگا"

زرا سا گرفت میں سکون ملائے وہ بو جھل سی سرگوشی کر گیا جس پر وہ فوری اسکی گرفت سے آزاد ہوئے اپنی رستی بہتی آنکھیں رگڑے بمشکل آنسو روک کر مسکرائی۔

"ن۔۔۔ نہیں اللہ نہ کرے۔۔۔۔۔ مجھے آپکی خوشی اور سلامتی کے سوا کچھ نہیں قبول۔۔۔ اپنا سکھ اور خوشی بھی نہیں۔۔۔۔۔ آپ میری کیفیت اچھے سے سمجھ سکتے ہیں جانتی ہوں۔ کیا کروں آدم۔۔۔۔۔ میں بھی اسی ایک در کی ہوں۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ مجھے خود سے اتار کر مت پھینکیے گا۔ میں بھی آپکو دیکھتی ہوں تو اب سانس لے پاتی ہوں۔ نہیں جانتی ک۔۔۔ کیوں اللہ نے مجھے اس سفر کا مسافر چنا مگر اتنا جان لیں کہ ربیچہ آخری سانس تک صرف آپکی خوشی کی وجہ بننے کی دعا کرے گی۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کبھی وہ دن نہ آئے کہ آپ کے اس پیارے چہرے اور کھری آنکھوں کو کسی غم کے سائے میں دیکھوں۔۔۔ آپ اسادری کے ساتھ جیسے۔۔۔ خوش رہیں۔ میں آپکی خوشی میں بہت خوش ہوں"

کبھی رو کر تو بھی مسکرا کر پیچگی پلکیں چپک چپک کر آنسو واپس دھکیل دھکیل کر وہ سخت نڈھال سی اور بے بس تھی کہ خود آدم کو ربیعہ کی تکلیف بالکل اپنی سی لگی۔

وہ اسکی ہو کر بھی اسکے لیے تڑپ رہی تھی اور اسے احساس جرم آدم کا دل کچل رہا تھا۔

کچھ دیر کی سوچ بچار ہی آدم کو تھکا گئی مگر کسی سوالی کو وہ بھی جو حق دار ہو، اسے خالی بے مراد چھوڑ دیتا تو شاید دل ملامت کرنے لگتا، ابھی تو وہ پچھلا بے خود لمحہ بھی آدم پر بوجھ تھا۔

اسادری سے منافقت جیسا احساس تھا، مگر پھر دوسری سمت ربیعہ کی تڑپ، اسکی آنکھوں کی سسکتی بے بس

کہانی۔۔۔۔۔ دل کہتا ہر گز نہیں، یہ حق صرف اسادری کا ہے۔

www.kitabnagri.com

دماغ کی چولیس تک مل جاتیں جب ربیعہ کا کرب دیکھائی دیتا۔

"میرے لیے تمہاری سمت آنا بہت مشکل ہے ربیعہ۔۔۔۔۔"

سرد مہری سے وہ ہتھیلی کی پشت سے ربیعہ کے درد میں لپٹے چہرے پر نگاہیں ڈالتا بوجھل سا بولا جو بدلے میں کچھ بھی نہ بولی، بس رسان سے مسکرائی۔

Posted On Kitab Nagri

"اور میرے لیے آپ سے دور رہنا مشکل ہے۔۔۔۔۔مم۔۔۔میں خوشی خوشی یہ جبر سہ لوں گی آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔۔اب جاتی ہوں"

نجانے کیوں آدم کی بے بسی پر اس کا جی بھر آیا تبھی وہ اس کی مشکل مزید نہ بڑھانے کے لیے کہہ کر پلٹ گئی مگر آدم دھیرے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر دو بارہ رو برو کیے سنجیدہ تھا۔

وہ بھی سنجیدہ تھی۔

پھر سنجیدگی یک لخت غائب ہوئی تو آدم نے جھک کر اسکی پیشانی پر لب و حرے گویا جلتے ہوئے دل کو قرار پہنچایا۔
 ربیعہ نے نگاہ اٹھا کر آدم کی سمت دیکھا جو یوں تھا جیسے کمرہ امتحان میں کسی کڑی آزمائش میں پھنسا ہو۔
 ناچاہتے ہوئے بھی وہ خود مسکرائی کیونکہ آدم کبھی بھی پہل میں کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔

وہ خود پہل کر گئی، جیسے مقناطیسی قوت حاوی ہوئی ہو، یہ فرحت بخش، شادمانی، خوشی اور سرور کا لمحہ تب بنا جب آدم کی سمت سے بھی موہوم سہمی پر مداخلت وہ محسوس کر رہی تھی۔

گویا یہ اس پر شادی مرگ کی سی کیفیت لاچکا تھا، بجھلے آدم کا سکون ہو کر بھی کہیں نہ تھا مگر ربیعہ کا ضرور تھا۔ تنفس کی چھیڑ خانی استحقاق زدہ تھی، دو طرفہ نہ سہی یک طرفہ سہی اور کتنی ہی دیر وہ سر جھکا کر گلابی رنگوں میں پیوستہ ہوئی شرماتی سی ربیعہ کو دلچسپی سے دیکھتا رہا جو گویا کوئی درمکنوں یا بیٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم خود قریب آسکتی ہو----- مجھے اس مشکل سے یقین آگے بھی بچا لوگی----- میں کوشش کروں گا تمہاری چھوٹی چھوٹی خواہشیں کم از کم پوری کر دوں----- لک ایٹ می----- مجھ سے خفامت ہونا، اللہ معاف نہیں کرے گا مجھے اگر تم کو دکھ دے بیٹھا----- اب جاو"

دھیرے سے رہیچہ کی بوکھلائی کیفیت پر اسے تسلی دیتا وہ جوتا کید کر رہا تھا اس پر رہیچہ فرما برداری سے سر ہلائے محبت پاش نگاہوں سے اسے دیکھتی نیچے چلی گئی مگر وہ خود وہیں تاویر کھڑا تارے گنتا رہا۔

صحن سے داخلی دروازے سے باہر نکلتی ارسلان انکل کی گاڑی دیکھنے کے بعد بھی وہ یونہی خالی الذہنی کے سنگ کھڑا رہا اور جب تک نیچے گیا سب اپنے اپنے کمروں کی سمت جا چکے تھے تبھی وہ بھی اسواری کا سوچتا کمرے میں داخل ہوا، دروازہ بند کیے لحاف میں دبک کر سوئی اسواری تک پہنچا اور بو جھل سے انداز میں اسکے قریب ہی لینا اور سر اس کے سینے پر دھرے لاڈ اور افسردگی کی ملی جلی کیفیت کے سنگ اس سے لپٹ گیا، دل پر پڑتے دباو نے اسواری کی کچھ دیر پہلے لگتی نیند میں حلال ڈالا تو خود پر آدم کو محسوس کیے مسکاتی ہوئی اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی جو گرم سانسیں خارج کیے اسواری کے دل تک اپنی بے بسی کی گرمائش بہم پہنچاتا بہت ہی متذبذب تھا۔

"میرے لیے فکر مند نہ ہوں ناں، جانتی ہوں جتنے آپ میرے ہیں اتنے کسی کے نہیں"

گویا اسواری جانتی تھی کہ اسکے آدم کو یہی الفاظ اس احساس جرم سے نکال سکتے تھے، وہ بھی سراٹھائے تلخی سے اسواری کی مسکراہٹ دیکھتا رہا ہم ہوا جو بے جا اچھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کاش ربیعہ سے چھین لیتی اسے تاکہ وہ سوہان روح لحوں سے بچ جاتا جو اسے بعد میں تکلیف پہنچانے لگتے۔
"تم کو پتا ہے وہ میری ان سانسوں کے، دھڑکنوں کے قریب آئی تھی، دو بار۔۔۔۔ اتنی قریب جتنی میں صرف تمہیں چاہتا ہوں۔۔۔۔ یہ سب مجھے تھکا دے گا۔۔۔۔ تمہیں جلن نہیں ہوگی اسوری۔۔۔۔ خدا را مجھ سے لڑتو میری جان"

وہ بالکل کسی نڈھال بچے کی مانند ان آسانیوں پر بھی کھلا سا گیا اور اسوری کو تورتی برابر کوئی فرق نہ پڑا، کیسے آدم کو مزید نڈھال کر دیتی یہ کہہ کر کہہ دل تو اسکا بھی آدم اور ربیعہ کو قریب دیکھ کر بند ہو جاتا ہے۔

"اللہ نے اسے بھی آپکا لباس بنایا ہے، لباس تو سب سے قریب ہوتا۔۔۔۔ جسم ڈھانپ لینے والا۔ کیا ہوا اگر آپ اور وہ قریب آئے۔۔۔۔ میں پھر بھی آپ سے زیادہ قریب اس لیے نہ کریں خود کو ہلکان۔۔۔۔"

اسوری ہر دکھ دہاتی نرمی سے اپنی محرومی انگلیاں آدم کے بالوں میں پھیرے اسکا سر چوم کر بولی تھی جو سر اٹھائے اسے اک آس سے دیکھتا رہ گیا۔
www.kitabnagri.com

"میں اس کے قریب سکون نہیں محسوس کرتا۔۔۔۔ میرا سکون تم ہو۔۔۔۔ سن رہی ہوں نا۔۔۔۔ آدم کا قرار صرف اسوری ہے۔۔۔۔ میرے بس میں ہو تو میں اپنی جان قربان کر دوں تم پر۔۔۔۔۔۔ میری بہار، میری زندگی"

Posted On Kitab Nagri

ان نیند کے خمار میں لپٹی آنکھوں کو باری باری چومتا وہ اسکی سانسیں شدت سے اپنی دسترس میں لے چکا تھا اور اگلے ہی پل وہ آدم کی بازوؤں میں مکمل جا گزیں اسکی شدت اور محبت کے آسمان تک اڑاں بھر گئی تھی، وہ آہنی گرفت اب نرم رکھتا تھا کیونکہ اب اسادری کے وجود کو سختی برداشت نہ تھی، وہ اپنے اندر ننھی جان لیے تھی۔

"میں رہوں نہ رہوں، میری خوشبو آپکے دل کی بہار رہے گی۔۔۔۔۔ جتنی شدت آپ مجھ پر لٹاتے ہیں اس کا ایک فیصد بھی آپ کسی دوسری پر نہیں لٹا سکتے اور مجھے اس پر غور ہے"

آدم بیڈ پر چٹ لیٹا خود پر اسادری کو جھکائے، اسکو ہلکا سا جھینچے محترمہ کے سر اٹھا کر اترتے غرور پر ناچا جتے ہوئے ہر اداسی بھولے مسکرایا۔

"زیر پوائنٹ ون بھی نہیں لٹا سکتا۔۔۔۔۔ تم تو میرے لیے میرا اپنا وجود ہو، میرا حصہ۔۔۔۔۔ تم بھی غرور ہو آدم صدیقی کا۔ اور کیوں نہ رہو۔۔۔۔۔ میرے لیے ہمیشہ میسر و موجود رہنا اسادری ورنہ تمہارا یہ آدم ٹوٹ جائے گا۔ میں چاہتا ہوں میری اولاد بس تمہاری کو کھیسے ہی جہنم بلے۔۔۔۔۔ اور اس معاملے میں آدم بہت سنجیدہ ہے"

آدم کی اس بات پر اسادری کا چہرہ یونہی گلزار سا ہوا، گویا یہ اسادری کی اہمیت کا وہ ثبوت تھا جسکے بعد شک کی گنجائش رہنا بھی محال تھا۔



ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

یہ جو تیزی سے واقعات رونما ہوئے یہ الجھا گئے تھے، وہ اپنی کم عقل مگر جان سے پیاری بیٹی کے اس فیصلے سے ہل گئے۔

گاڑی تیز رفتاری سے سفر کاٹ رہی تھی اور وہ چپ چاپ بدلتے منظر کو دیکھتی بھینسا سا مسکرائے کچھ دیر پہلے جی اٹھتے لحوں کو محسوس کر رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

ارسلان صاحب اسے ضرور ڈانٹتے مگر بیچہ کی پرسکون آنکھیں اور چہرہ انھیں ناکام کر رہا تھا۔

"کیا واقعی اتنا بڑا دل ہے تمہارا میری جان، کیسے؟ کیسے برداشت کرو گی آدم کے ساتھ اسکی دوسری بیوی

کو۔۔۔۔ کیا کر دیا ہے جان بابا"

Posted On Kitab Nagri

بابا کی نرم سی سرزنش پر نہ صرف وہ مسکرائی بلکہ بابا کا ایک ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھوں میں بھرے چوم بھی گئی، وہ
تور بیچہ کے باولے پن کر کچھ کہہ بھی نہ پائے۔

"پہلی۔۔۔۔۔ بابا وہ انکی پہلی بیوی ہے۔۔۔۔۔ اور جہاں تک برداشت کی بات ہے وہ اتنی پیاری ہے کہ مجھے اس
سے جلن تو کیا جلن جیسی کوئی رقم تک محسوس نہ ہوئی۔ وہ مجھے آدم سے دور تو کبھی نہیں کرے گی۔۔۔۔۔ ہم
تینوں کا جو رشتہ ہے وہ بہت پیارا ہے۔ ہم تینوں محبت سے جڑھ گئے ہیں۔ اور آپ کی ربیعہ آباد اور شاد رہے گی اس
لیے اداس مت ہوں"

زرا جو اس لڑکی کے جوگ سادھنا میں رتی برابر تہدیلی ہوئی ہو، الٹا انھیں اپنی بچی کی دماغی حالت بلی ضرور لگی۔

"لیکن میں اپنے دل کا کیا کروں جو تمہارے لیے سہم اٹھا ہے، اگر وہ تمہیں بھول گیا۔۔۔۔۔ پھر"

گاہے بگاہے سامنے نظر رکھتے وہ اس بار اس سے بولے تور بیچہ انکے کندھے پر سر رکھے ساتھ جا لگی۔

www.kitabnagri.com

اداس سی مسکراہٹ دونوں کے چہرے پر تھی۔

"کچھ لوگ محبت کے لوگ گیتوں جیسے ہوتے ہیں، لے اور روہم بہت گداز رکھنے والے، بہت ہی پیارے،

پسندیدہ اور راس ترین۔۔۔۔۔ آدم وہ ہیں، ایسا پھول جسکی ان گنت پتیاں ہیں، خوشبودار اور تروتازہ۔۔۔۔۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ جس کا نصیب ہوں وہ خوش قسمت ----- میں نے تو اس اورئی سے یہ خوش بختی تھوڑی سی مانگ لی ہے، تاکہ ان گیتوں سے فیض یاب ہو سکوں، ان کلیوں کی خوشبو محسوس کروں۔ میری دنیا آدم کے آگے بچی ہی نہیں تھی، اور یقین کریں انکا سایہ ہی میری عافیت ہے"

یہ محبت کیسے کیسے دل شاعر بنا ڈالتی ہے، اس بار اپنی جھلی کی مستق سن کر وہ پورے دل سے مسکراتے اسکی گال تھپک گئے جو آسودگی سے وہیں اپنی آنکھیں موندھ گئی۔

"واقعی عورت محبت کے نام پر جو پودا لگاتی ہے اسی تلے اپنی قبر بھی بنا دیتی ہے، میں جانتا ہوں اب کوئی بھی کچھ بھی کر لے تم کو قائل نہ کر سکے گا----- دعا کرتا ہوں میری جان تمہاری خوشی سلامت رہے"

گو فکریں مدہم ہو گئیں لیکن وہ ہلکا سا منصوبی برہمی سے جتا بھی گئے اور وہ تو پگلی بس اترا تھی رہی، مقام خاص پر مخمور مسکراتی رہی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

محبت تیرے رنگ نرا لے-----

کوئی سب پا کر امر تو کوئی اک قطرے پر ہی آسودہ۔---

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

کمرے تک پہنچتے ہوئے وہ سرد سی پڑھ چکی تھی، شائیل آج تو کسی صورت بخشنے والا نہ تھا۔

دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول کر اندر جھانکی تو مدھم سی گداز روشنی کے سواہر اجالا گل تھا، دروازہ ویسے ہی واپس بند کیے وہ اس ملگجی سویرے میں بمشکل دو قدم ہی بڑھی کہ کسی پہاڑ سے ہوتا ٹکرا اور فوری سانسوں پر حاصل کی گئی دسترس اتنی شدید تھی کہ جائشہ کو لگایہ شخص آج اسکی جان لے جائے گا۔

اپنے تنفس پر پڑی بندش بٹتی ہی وہ بے جان سی لہر کر شائل کی بازوؤں میں قید ہوتے ہی اسکے وجود میں جا چھپی۔ زیر لب ذو معنی ہنسی دبائے ہاتھ بڑھا کر ڈور لاک کیا تو جائشہ سہم کر شائل کی بازوؤں سے نکل کر اس سے پہلے فرار کرتی، شائل نے بازو ہری کیے جائشہ کے پیٹ پر باندھی اور اپنے دہکتے نقشہ لب نازک سی گردن پر رکھے تو جائشہ سرتا پلرزا ٹھئی۔

"آج تم کہاں جاو گی جائشہ----- جتنا تر پاپا ہے ناں اب وہ سارے حساب چکاوں گا-----"

کانوں کی لو کو چوم کر کی اس ظالم ذو معنی سرگوشی پر جائشہ کا دل لرزا، جسم و جان سے ہمت ہوا ہوئی۔

"ج----- جان لیں گے کیا"

گردن سے سفر کر کے عارضوں کو تپش پہنچاتے لمس کی شدت پر جائشہ کے بولتے ہوئے لب کاپے۔

گرفت مزید چٹائی ہوئی تو جائشہ کو لگا آج واقعی یہ شخص اس پر بہت ستم ڈھانے والا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں۔۔۔۔ آج تمہاری جان لوں گا"

میں سے اس نازک وجود کی پشت جوڑے وہ ہر حد بھول کر مسلسل جائشہ کو مشکل سے دوچار کر رہا تھا۔
جان لیوں پر آئی ہوئی محسوس ہوئی تو تیز تیز سانس لے کر اپنی اتر حالت سدھارنے کی ادنیٰ کوشش کی گئی۔
چاند کی شرنگیں کرنوں میں جائشہ کی دو دھیارنگت اور اسکا گداز حسن شامل کے ہوش پر اوس ڈال چکا تھا۔
حیا کی زیادتی پر جائشہ دم سادھے شامل کے روبرو کرنے پر مڑی تو پیشانی پر بھٹکتے شامل کی نرم سی شدت پر ناپا جتے ہوئے مسکرا دی۔

"میں محبت کر بیٹھا ہوں تم سے جائشہ، ایسی محبت جو مجھے کبھی ہونی نہ تھی۔ بے اختیار ی و جنوں والی محبت۔۔۔۔۔۔ ہاں ہار گیا ہوں خود سے یہ جنگ لڑتے ہوئے، سوچا تھا اپنی انا کو کبھی غم نہ کروں گا۔۔۔۔۔۔ تمہیں پالوں گا اظہار کیے بنا۔۔۔۔۔۔ مگر حق دار ہو تم میرے اظہار کی"

www.kitabnagri.com

دونوں ہاتھوں سے جائشہ کا من موہنا چہرہ تھامے دواک جذب و بے خودی سے بول رہا تھا اور جائشہ کو لگا جیسے اسکے حواس مختل ہونے لگے ہوں۔

کتنا انتظار کیا تھا جائشہ نے اس ظالم سے یہ اظہار سننے کا، آج جب وہ ہار کر اپنے جذبات کی فہرست تھما چکا تھا تو جائشہ کو اپنی ہر کیفیت اور محبت کی ہر سمت کا رخ بس اس ساحر کی جانب محسوس ہوا۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"کیوں تڑپا یا تنہا -----؟ اظہار میں کوئی اتنی دیر لگتا ہے کیا -----"

جانشہ کی آنکھیں خود سپردگی کا اعلان کر رہی تھیں تو وجود کرہ زردہ بس شائل کے لیے بے قرار تھا۔

آج تو وہ حد درجہ مائل کر دیتی جادو گردنی تھی اور وہ انگ انگ تک اسکا جادو ہاتھ لینے کی خواہش میں تھا۔

"شائیل صدیقی لگتا ہے دیر ----- ہر معاملے میں ----- پہلے تمہیں سمجھنے میں دیر لگائی اور اب سمجھانے

میں ----- تم میرا واحد سکون ہو جانشہ ----- میری ہر بے کلی کا حل، میری ہر بے چینی کا توڑ ----- تم

اک وجود نہیں ہو، تم نور ہو ----- تم نور دل ہو جانشہ ----- آئی لو یو سوچ"

جذبات کی دہکتی لوار دونوں کی آنکھوں کے تقاضے ایک دم ایک سے ہوئے تھے، اپنے چہرے کی کشش کی جانب مائل ہوتے شائیل کی روح ہلا دیتی پیش رفت پر جانشہ کو محسوس ہوا جیسے جسم کا رواں رواں خوف و ڈر سے

لرزا ہو اور ہر مسام سے پسینہ بہہ نکلا ہو۔

رونگٹے کھڑے کر دیتی قربت کے بیچ وہ بے حال ہوئی، اپنی بے لگام ہوتی کیفیت پر قابو پائے وہ جانشہ کی آنکھوں

پر جھکا اور باری باری لب رکھے۔

جانشہ نے دل تک اترتی سکون کی فراوانی پر لبوں پر مسکراہٹ بکھیری۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے بھی آپ سے بے حد محبت ہے شائیل، جائشہ آپ کی محبت کی بدولت جی اٹھے گی۔۔۔ آخری سانس تک مجھ پر آپ کا حق ہے اور آپ کی محبت کو شرف سمجھ کر ہواؤں میں پرواز بھر جاؤں گی۔۔۔۔۔"

زر اہمت جمع ہوئی تو وہ اپنی بھی حکایت دل سنائے شائل کے سینے پر دونوں ہاتھ جوڑے آنکھوں میں دیکھتے بولی، مقابل نگاہوں میں نرمی آئی گویا سورج کے سامنے ہادل آگئے ہوں۔

"تم نور دل ہو شائل کا یاد رکھنا۔۔۔۔۔ میں بہت ان فٹ ساجد بانی اور بیوقوف انسان ہوں، مجھے سب آتا ہے لیکن چہروں کو پڑھنے کا ہنر آج بھی نہ سیکھ سکا۔۔۔۔۔ کبھی مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔۔۔ یہ سچ ہے کہ اب تمہارے بنا شائل صد نکستی کی کوئی زندگی نہیں۔۔۔۔۔"

اتنی محبت تو جائشہ نے بھی نہ سوچی تھی تبھی تو اسکی آنکھوں میں نمی ابھری، جھکی نگاہیں اٹھا کر شائل کا چوڑا سینہ دیکھا اور پھر مزید نگاہیں اٹھائے ان ساحر آنکھوں میں ڈالیں۔
سرخ خمار زدہ نگاہیں آنکھوں سے سیدھا دل میں اتارتی، سانس روکنے پر مجبور کر گئیں تھیں۔

"میں تمہیں بتاتا ہوں۔۔۔"

کہ صرف بوسے ہی تو نہیں ہیں

کہ جو بتا سکیں کہ ہم دونوں میں محبت بہتی ہے

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

تم مجھے بتاؤ... کہ تمہاری ہنسی کی آواز

دنیا کی کسی بھی موسیقی کو مات دینے کو کافی ہے جسے سن کر بھی تمہاری ذات سے عشق ہو سکتا ہے نا؟

میں تمہیں بتاتا ہوں کہ

مجھے کھینچنے کے لیے صرف تمہارے جسم کی بناوٹ ہی ضروری نہیں۔

تم مجھے بتاؤ...

کہ جس انداز میں تم مجھے سمجھتی ہو، میری فکر کرتی ہو... کیا وہ سب میرے دل میں تمہارے لیے پیار نہیں جگا سکتا؟

میں سمجھتا ہوں..

کہ میری روح کی تسلی کے لیے

تمہارا ساتھ میرے لیے ضروری ہے

اور میرے دل کی تسکین کے لیے

تمہیں باہوں میں بھرنا گزیر ہے"



ناول: تم نورِ دل ہو ایسے مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

آج تو یہ پہاڑوں کا شہزادہ جو بھی کہتا قوی قلب تھا، ڈھارس تھا، تسلی تھا۔

جس بیتابی سے وہ جانشہ کا ہونے کے لیے بیقرار تھا یہ لگن آج دل کو صحیح معنوں میں سرشار کر گئی تھی۔

اسے خود پر رشک سا تھا کہ سارے زمانے کو دھستکارنے والا، آجا کر جائشہ کے آگے کسی فقیر کی طرح اپنی ہر اناوار گہا تھا۔

مقابل کی تقاضوں سے بھری توصیفی نگاہوں پر وہ اپنی حیات سے چسپاتی آنکھیں جھکا گئی، وہیں تو بس آج شامل صدیقی کی دھڑکن کی سمت تھا۔

"جب بھی میں آپکی طرف دیکھتی ہوں تو مجھے وہ سکون محسوس ہوتا ہے جو ایک لمبے عرصے سے کہیں کھو گیا تھا۔۔۔۔۔ سچ کہوں۔۔۔۔۔ آپ کی یہ سب سے الگ، بے تاب و بے قرار محبت بہت پسند ہے آپکی جائشہ کو۔۔۔۔۔ کمی تو نہیں کریں گے نا؟ خود کے لیے تو پائیں گے تو نہیں؟ دور تو نہیں کریں گے؟"

شدت اور جنون خیزی درج تھی۔

لیوں پر دلفریب تبسم پھیلائے وہ اپنی آغوش کی سب سے من پسند قربت پہنچائے جانے کے سوال پر ہاتھ کی پشت دھیرے سے اس نرم سی گال سے جوڑے انگلی سے لیوں کو چھوئے مسکرایا تو وہ سانس روک کر دم بھی سادھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

بے ساختہ مٹھیوں سے شائیل کی شرٹ جکڑی۔

"میں نے خود سے جس دن دور کر دیا تمہیں جائشہ، وہ دن میرے دل کی حیات کا آخری دن ہو گا۔۔۔۔۔ میں دعوے یا وعدے نہیں کرتا لیکن اس دل پر تم واحد ہی تھی جو درج ہوئی۔ اس روح زمین پر آخری سانس تک اگر شائیل صدیقی کسی لڑکی کا ہے تو وہ جائشہ ہے۔۔۔۔۔ مجھے مجھ سے ملوانے والی ذات تمہاری ہے، اس سکون سے ملو یا تم نے مجھے جسے میں کبھی خود پر حلال کرنے کا سوچتا تک نہ تھا۔

خدا گواہ ہے کسی کی جانب مڑ کر کبھی نہ دیکھنے والا شائیل، تمہیں بار بار دیکھنے کا تمنائی ہے۔ بار بار تمہیں چھونے کی طلب محسوس ہوتی ہے۔ بار بار تمہاری خوشبو اپنے اندر اتارنے کی جستجو ہے، بار بار تمہیں سرتاپا تسخیر کرنے کی لگن ہے۔۔۔۔۔"

مدہوشی اور سرور کی جگہ پل بھر میں جذب اور بے انتہا چاہت کی سچائی نے لی، وہ تو خود شائیل کے وجود سے اٹھتی خوشبو، اسکی چہرے پر پھیلتی سانسوں اور قریب تر ہونے کے سکون پر جو اس بانہ سے اس کے لفظوں میں ڈوب چکی تھی۔

"مختصر یہ کہ تم نے مجھے اپنا دیوانہ کر دیا ہے دل"

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

مقابل کی بے جان کیفیت بھانپتا وہ اسکے چہرے کے ہر نقش پر مہر چاہ نقش کیے گھنیر سے لہجے میں اپنی اسیری کا اعتراف کر رہا تھا۔

"ب۔۔۔ بس کریں۔۔۔۔۔ اتنا سب۔۔۔۔۔ یہ ب۔۔۔ بہت زیادہ ہے"

شدت جذبات پر جانشہ کی آنکھیں نم ہوئیں تو اسکی لرزتی آواز پر شمائل نے اسے دونوں بازوؤں میں بھرے سینے سے لگائے بھینچ ڈالا، جیسے اسے رونے کی ہر گز اجازت نہیں، یہ کہنے کی کوشش کی گئی۔

"ابھی تو آغاز ہے نور دل، آج تم میری شدتوں سے پناہ مانگو گی۔۔۔ اب یہ ہمارے بچ کی فضول سی دوری کا کوئی جواز نہیں۔۔۔۔۔ میں نہیں چاہتا اس نور سے مزید محروم رہوں۔۔۔۔۔ آج تم صرف میری ہو دل، پوری صرف اور صرف میری"

باہوں میں بے جان سی جانشہ اس حکم پر کانپ سی اٹھی، وہ جو اسے شانوں سے تھامے دھیرے سے الگ کیے رو برو لایا، بے ساختہ جانشہ کی اڑی رنگت پر ہنسا۔
www.kitabnagri.com

"ایسی شکل بناو گی تو شدت ڈبل ہوتی جائے گی، آج کوئی معافی نہیں۔ دیوانے نے بہت سے حساب چکانے ہیں"

شمائل کی خطرناک دھمکی پر جانشہ کا وجود کانپا، مقابل تو آنکھوں میں بس سرور تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اک دو بے کی سانسوں میں اترتی مدہوش سی خوشبو، کمر پر نرم سی انگلیوں کے لمس، دل کش سراپے، بہک کر ہر پس و پیش کو نظر انداز کر گئے۔

اگلے ہی پل وہ شائیل کی بازوؤں میں اٹھائی جا چکی تھی، دل میں اٹھتے ہول اک طرف اور اس ظالم کے تیور الگ جائشہ کو بوکھلا ہٹ عطا کر گئے۔

دھیرے سے جائشہ کو بیڈ پر لٹائے وہ بنا لمحہ ضائع کیے مدہوش سا اس پر قابض ہوتے ہی اپنی حق وصولی کا آغاز کر گیا۔

جسم و جاں نے مجھد ہوئے ہر احساس کو محسوس کرنے سے انکار سا کیا، جا بجا لمس کی ٹھنڈک ہر احساس تک اترتی محسوس کیے جائشہ نے سختی سے اپنی آنکھیں میچیں، جیسے بند آنکھیں یہ منظر بھی بدل دیں گی۔

جائشہ کی بھی رہی سہی ہر مزاحمت دم توڑنے لگی، دھڑکن، وجود، دل، روح ہر شے شائیل کے جذبات کے آگے لپیک کہہ اٹھے۔

خود کو مکمل اس دیوانے کے سپرد کرنے کا فیصلہ لیے وہ اپنی زندگی کا اک نیا آغاز کرنے کو تھی۔

لبوں کی مہر کندھے اور شہہ رگ پر محسوس کیے ہر حس نے رہا سہا دامن چھوڑا، اور پھر دل کی غیر ہوتی حالت میں سانسوں پر بند ہاند حتی قید نے پل پل صرف اضافہ کیا۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ جانشہ کے دل کی ہر دھڑکن پر آج اپنا نام درج کر دینے والا تھا، ہاتھ بڑھا کر رہی سہی روشنی کو بھی مداخلت سے منع کر دیا گیا۔

چاند کی چاندنی نے ملن کی خوشی منائی اور ان دو کے دل کے نور کا جی جان سے صدقہ اتار لیا۔

صبح کا آتش سا نور ہر سوا جاگر ہوا تو وہیں شامل کے دامن سے لپٹی وہ خوابناک کی سی کیفیت میں بنا کسی گھبراہٹ کے کچی نیند سانشہ آنکھوں میں بھر کر اسے دیکھ رہی تھی جو اس پر اپنا آپ درج کیے نازاں تھا، وہ نور جو شامل کی زندگی کا سبب تھا اب اس کے پاس تھا۔

وہ وارفتگی سے بنا پلکیں جھپکائے شامل کو دیکھ رہی تھی جو اسے اپنی آنکھوں سے ہی چومتا محسوس ہو رہا تھا۔ پھر یہ دل نشین طلسم توڑنے کو وہ اسکی سانسیں دسترس عاشقی کے مضبوط شکنجے میں پوں لے گیا جیسے اب شدت نہیں بس سکون کی فراہمی مقصد ہو۔

وہ آنکھیں موند گئی، یہ احساس اس کے انگ انگ تک اتر کر آسودگی کھیلا رہا تھا۔

وہ آج اپنی بہترین نیند سے جاگی تھی، خود کو بھرا ہوا اور مکمل محسوس ہوا۔

"ہمیں تم مسکراہٹ دو"

تہہیں ہم کھلکھلاتے روز و شب دیں گے

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

یہ کیسے ہو

کہ تم بوچھاڑ دو

تو ہم تمہیں جل تھل نہ دے دیں

اور صحراؤں کو فرش آب نہ کر دیں

ہمارا دھیان رکھو تم

تمہیں دنیا میں رکھیں گے ہم اپنی آرزوؤں کی

یہ کیسے ہو

کہ تم سوچا کرو

اور ہم تمہاری سوچ کو تجسیم نہ کر دیں

مروج چاہتوں کے

بے لک آئین میں ترمیم نہ کر دیں"



ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

محبت بھری نظر جانشہ کے نیند میں ڈوبے چہرے کے ہر نقش پر ڈالے وہ یہ کہہ کر اسکی سماعت میں امرت اندیل رہا تھا اور وہ مسکاتی ہوئی ان ہوش اڑاتی اداسوں کے آگے لجاسی گئی۔

شائیل صدیقی اسکے عارضوں پر بکھر اگلاں دیکھ کر اپنے آپ کو اس حسین منظر کو دیکھنے پر خوش قسمت مان چکا تھا، وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہوش و خرد سے بیگانہ کر دیتے معلوم ہوئے۔

"مجھے میرا جواب بھی دے دیں، جو کل پوچھا سوال"

خود پر جھکتے ہوئے شائیل کے ہونٹوں پر اپنی نرم سی ہتھیلی رکھے وہ اسکی بے انتہا پرسکون آنکھوں سے سوال کر گئی جو بدلے میں متبسم اور متجسس ایک ساتھ ہوا۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، انٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

"میں نہیں جانتا مجھ پر اگر کوئی تم سے دوری سے منسلک امتحان یا عذاب اتر تو میں کیسے جی پاؤں گا، تم میرا سب کچھ ہو جائشہ۔۔۔۔۔ سب کچھ۔۔۔۔۔ کبھی اگر یہ پاگل اور بے عقل شخص کسی دھند کی لپیٹ میں آکر بھٹک گیا تو میرا ہاتھ کہیں سے بھی آکر تمام لینا۔۔۔۔۔ تم مجھے جدائی کی سزا مت سنانا۔۔۔۔۔"

دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر وہ جائشہ کی گال سہلائے زخمی سی ٹون میں مبتلا تھا، کہنی ٹیک کر زرا اٹھ کر اس پر جھکا ہوا وہ جائشہ کی اداسی دیکھتا اسکی سمت پھر سے غیر ارادی مائل ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

اس بار خود جانشہ نے اسکی گردن میں بازو مائل کیے رہی سہی دوری کا گلا کاٹا، حقیقت میں وہ خود شائیل کی قربت سے جی اٹھتی۔

وہ اپنی خوشبو اپنی سانسوں میں گھول کر جانشہ کے انگ انگ تک اتار دیتا۔

"میں آپکے بنا جی نہیں سکتی شائیل یہ یاد رکھیے گا، آپ کے تودل کا نور ہے جانشہ لیکن میری روح ہیں آپ۔۔۔۔۔ مجھے آپ نے میری توقع سے بڑھ کر محبت دی، مان دیا۔ میرا مقام تسلیم کیا، میری ہر خواہش پوری کی۔۔۔۔۔ اس سے بڑھ کر اور میری خوش بختی نہیں کوئی۔ جب جب آپ میرے قریب آئے، اللہ گواہ ہے مجھے زندگی بڑھتی محسوس ہوئی۔ میں نہیں جانتی کس لمحے نے مجھے آپ کا کیا لیکن اتنی تودل خود اپنی نہیں اب جتنی آپ کی ہے۔۔۔۔۔"

زرار ہائی ملی تو وہ بھی شائیل سے وہ ساری حکایت دل کہہ گئی جو اسے شائیل کو کہنے کا ارمان تھا۔

جانشہ کے دل کو لاحق ڈر بے وجہ نہ تھا، محبت اپنی ہو تو سر پر منڈلائے سیاہ سائے کی خبر ہو جایا کرتی ہے۔

"نکاح ہوتے ہی ہم ایک دوسرے کی کشش میں مبتلا ہو گئے تھے، اور تم جانتی ہو مجھے اس نکاح سے بھی اتنی ہی محبت ہے اب جتنی تم سے۔۔۔۔۔"

اپنی مخمور مسکراہٹ ہونٹوں میں ہی دبا لیتا وہ جانشہ کو بہت پیارا لگا تبھی تو وہ اسکی ہر بات پر دم سادھے متوجہ تھی۔

ریزارٹ سے تھوڑے ہی فاصلے پر وہ گاڑی سے لگ کر کھڑی تاحد نگاہ پھیلی ابر آلود صبح کے پھیلاؤ پر نظریں گاڑے ہوئے تھی، کسی نے منصوبے کی تیاری اور کسی نئی قیامت کو ڈھانے کا آج انتظام کیا جانا تھا۔

کچھ فاصلے پر کھڑا جاندار اور توانا قیامت سے مزین رجب آنکھوں میں دنیا جہاں کا خسارہ لیے ہاتھ میں ایک بڑا سا انولپ لیے کھڑا تھا۔

اسے عبیرہ کی خاموشی سے خوف محسوس ہو رہا تھا، وہ جانتا تھا اسکی محبت نا صرف ایک طرفہ ہے بلکہ بے مراد بھی ہے تب بھی وہ عبیرہ کا مددگار تھا۔

"یہ بہت کم ہے رجب، کچھ ایسا ہونا چاہیے کہ وہ لڑکی شائیل صدیقی کے لیے قابل نفرت بن جائے۔ جب تک میرے ہاتھ مضبوط نہیں ہوں گے میں اپنے کھیل کا آغاز نہیں کر سکتی۔ مجھے نہ صرف شائیل کی زندگی میں شامل ہونا ہے بلکہ اسے اسکے ہر پیارے سے نوج کر علیحدہ بھی کرنا ہے"

ہنوز سامنے دیکھتی ہوئی وہ آنکھوں میں غائبانہ حقارت بھرا لائی، عقل عجیب عروج و زوال کے ہنڈولے میں جھول رہی تھی۔

رجب نے سرد سانس کھینچا اور دو قدم چلتا ہوا عبیرہ کے قریب جا کر کھڑا ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ جب تک اسکے قریب نہیں جائیں گی تب تک آپکو اسکی کمزوریوں کا کیسے علم ہوگا۔ میری ناقص عقل کہتی ہے کہ اب آپکو اس کھیل کا آغاز کر لینا چاہیے۔ آپکے پاس نکاح نامے جیسا بڑا ثبوت ہے، اور یہ تصویریں ایسی مہارت سے بنائی ہیں کہ اگر کسی رزخمی شیر کو دیکھا دی جائیں تو وہ تڑپ تڑپ کر جان ہار دے گا، اسے غرانا ہی بھول جائے گا"

گولہچہ تاریک سہی پر اسکے نزدیک عبیرہ کی خوشی ہی اسکا سبب تھی، وہ براترین تھا، مگر عشق میں اسکی یہ سچائی ایسی کھری تھی کہ عبیرہ معترف ہوئی۔

بے دھیانی میں وہ گردن موڑے خود کی سمت دیکھتے رجب کی سمت مڑی جو اسکے دیکھنے سے پہلے ہی اپنی نظر ہٹا گیا۔

عبیرہ نے محسوس کیا جیسے گہری ہوتی صبح کے سنگ رجب بھی کسی سنگین دلخراش سی گہرائی میں ڈوب گیا ہے۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو، جو مزہ ان کے چہرہ کر لطف لینے کا ہو گا وہ یوں دوار بیٹھ کر نہیں آئے گا۔۔۔۔۔ تو اسکا مطلب ہے صدیقی مینشن کے سکون کی تباہی کا آغاز ہوا چاہتا ہے"

وہ واقعی اتنی بے حس تھی یا بن گئی، یہ سوچنا رجب کے لیے تکلیف دہ تھا، وہ بس عبیرہ کی خوشی میں راضی سا رساں سے سر ہلا گیا۔

ناول: تم نوید دل ہو ایس مر وہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"بلکل۔۔ آپ شروع کیجئے۔ آپکے ہر دشمن کی تباہی مجھ پر فرض ہے۔ خود کو اکیلا مت سمجھیے گا۔ رجب ہر قدم پر آپکے ساتھ کھڑا رہے گا"

ہنوز نظر پھیرے ہی وہ اپنے ساتھ کی یقین دہانی کروا گیا، عبیرہ نے مسکرا کر اسکی پھیری آنکھیں دیکھیں۔

"مجھے یقین ہے تم پر، تمہارے بنا میں کبھی بھی یہ سب کرنے میں کامیاب نہ ہوتی۔ مجھے معاف کر دینا رجب، تمہارے کھرے جذبوں کی بس قدر رہی کر سکتی ہوں۔ لیکن تم اس امت ہو۔ تمہارے لیے اس آدم کی چھوٹی بہن سوچ رکھی ہے میں نے۔۔۔۔۔"

عبرہ اسکی تکلیف پر مزید سوہان روح دار کرتی جو کہہ بیٹھی تھی اس پر جب کے چہرے پر پتھر اور سختی اتر آئی۔

"گستاخی معاف۔۔۔۔۔ ایسا نہیں کر سکتا میں۔ میرے لیے ایسے کسی جذبے کو کسی اور کے نام کرنا ناممکن اور

تکلیف دہ ہے"

Kitab Nagri

درو کی لہر اس جوان بٹے رکے رجب کے وجود کو جکڑ کر رکھ گئی، اسکی آواز میں پرتی سلوٹیں عبیرہ کو بھی افسردہ کر گئیں۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"ہم۔۔۔ آئی ایم سوری۔۔۔۔۔ اچھا نہیں کہتی ایسا کچھ۔۔۔۔۔ میں دو تین دن تک چلی جاؤں گی صدیقی
میشن۔۔۔۔۔ تمہیں انفارم کر دوں گی۔۔۔۔۔ اب میں چلتی ہوں۔ تم اپنا کام جاری رکھنا تاکہ وقت پڑنے پر
ہمارے پاس اس جائنٹ کے پھندے کا پورا انتظام موجود رہے"

اپنے ناپاک ارادوں سے باخبر کرتی وہ گاڑی کھولے اندر جا بیٹھی، رجب نے فرما برداری سے اثبات میں سر ہلائے
مطمئن کیا اور کتنی ہی دیر سن وساکت سا کھڑا اسکی گاڑی کے او جمل ہو جانے تک دیکھتا رہا۔
نجانے کیا ہوا کہ اسکی آنکھوں میں جلن ہونے لگی، کئی نامراد خواب کرچیوں میں ٹوٹ بکھر کر رجب کی آنکھیں
لبو لبھان کر گئے۔



اگلا ایک ہفتہ بہت پرسکون اور امن وامان سے گزرا، جہاں آدم، اسامہ اور ربیعہ کے منفرد سے رشتے کو ان تین
کے ساتھ ساتھ باقی سب نے بھی ذہنی اور دلی طور پر تسلیم کر لیا وہیں جائنٹ اور شائیل کی یکدم بدل جاتی زندگی کا
سکھ ناہید بیگم کی زندگی کے دن بڑھانے لگا۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنے بچوں کو ہمیشہ سکھی اور آباد دیکھنے کی خواہش مند تھیں اور آج یہ دن تھا کہ انکے سارے بچے آسودہ و مطمئن اپنی زندگیوں میں گم تھے۔

مگر ابھی تو اصل امتحان اور دلوں کی آزمائش کا وقت آنا باقی تھا۔

رجب اس پورا ہفتہ اپنے شاطر اور سفاک ذہن کو بروئے کار لائے بہت سے ایسے ثبوت تیار کر چکا تھا جو عبیرہ کے کھیل کے لیے اشد اہم تھے۔

سب سے پہلے نکاح نامے کی ایشرٹی کروائی گئی، کورٹ کی مہر کے بعد کوئی اسے لاکھ جھٹلا لیتا وہ ایک دم کھرا بت ہونے والا تھا۔

پہلے یہ نکاح ہر گز نہیں ہوا تھا کیونکہ نہ تو اس نکاح میں شریعت کے اصولوں کو مد نظر رکھا گیا تھا نہ ہی شامل اس وقت اپنے ہوش و حواس میں تھا۔

اس لیے سرے سے اس نے جب عبیرہ کو اپنے ہوش میں نکاح میں قبول ہی نہیں کیا تھا تو یہ نکاح جھوٹا تھا۔

لیکن عبیرہ کو اپنے جنون اور اپنی دیوانگی کے آگے صحیح اور جھوٹ کی پروا نہ تھی۔

وہ بس اب اپنا اصل فساد برپا کرنے کل ہی صدیقی مینشن جا کر اپنے مسز شامل ہونے کا ثبوت کے ساتھ جا کر بم پھوڑنے والی تھی۔

ناول: تم نور دل ہو ایس مردہ مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

دوسری سمت ہفتے بعد جائشہ کی برتھ ڈے کی خوشی میں بہت بڑے جشن کا اہتمام کیا گیا مگر یہ جشن صدیقی مینشن کے بجائے کہیں اور سرپرائز کے طور پر پلین ہوا۔

شائیل نے اپنا اور جائشہ کا گھر لیا تھا جس کا علم جائشہ کے سوا سب کو تھا، تبھی سب نے جائشہ کو برتھ ڈے سرپرائز کے طور پر وہاں لے کر جانا تھا۔

بھلے وہ صدیقی مینشن ہر گز چھوڑنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا مگر یونہی اپنی خواہش کو پورا کرنے کو اس نے اپنی اب تک کی تمام جمع پونجی سے جائشہ کو اسکی زندگی کا یہ نایاب ساریٹ ہاؤس گفٹ کرنے کا فیصلہ کیا تھا جسکی قیمت کئی کروڑ تھی۔

اور شائیل نے سکرو کا سب سے مہنگا اور بہترین ریٹ ہاؤس خریدا ہے اسکی ساری معلومات رجب تک بھی پہنچ چکی تھی۔

نکاح نامے میں اپنے پلین کے مطابق حق مہر بھی کروڑوں یعنی درج تھا، تاکہ اگر شائیل عبیرہ کے جال میں پھنسنے کے بعد اسے طلاق بھی دینا چاہے تو اسے کئی کروڑ کی بھاری رقم حق مہر ادا کرنی پڑتی۔

اور ایسا ہونا طے اس لیے بھی تھا کیونکہ نکاح کے جھوٹے ہونے کا علم صرف عبیرہ اور اسکے لوگوں کو تھا۔

ناول: تم نورِ دل ہو ایس مرده مرزا ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

یہ ہفتہ رجب اسی سلسلے میں مصروف رہا اور اب شاید عبیرہ کل کی صبح کا سورج صدیقی مینشن میں رہنے والوں پر قیامت کے دن نکلے سوائیزے پر آتے سورج سبانا نے کو تھیں۔

"آج تم دونوں کی زندگی کی آخری پرسکون رات ہوگی، کیا یاد کرو گے شائیل صدیقی۔ بڑا مزہ آئے گا اس کھیل کو کھیلنے میں۔ میں عبیرہ حمدانی قسم کھاتی ہوں کہ تمہاری جائشہ اور تمہارے دل دونوں کو جاڑ دوں گی۔ تم نے جتنی زلت میری کی ہے مغرور شبزادے، اب اس کے بدلے تمہیں خون کے آنسو رواں لگاؤں گی۔۔۔۔۔ پیپی لاسٹ برتھ ڈے آف پور لانگ جائشہ بی بی۔۔۔۔۔ باباباما"

شام کے سرمی سے پھیلے اجالے کو دیکھتی وہ پاگل پن کی حدوں کو چھوٹی کتنی ہی دیر ہنستی رہی، جائشہ اور شامیل کی بد رات وہ انکے سکھوں اور سکون کی آخری رات بنانے کا اٹل فیصلہ لے چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Kitab Nafis ☆☆☆☆

www.kitabnagri.com

جاری ہے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو